بے نمازی

شاہ بلیغ الدین رحمۃ اللہ علیہ

منافق کی پہچان کئی طرح ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی منافق کی ایک پہچان بتائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ قریش کو سب سے پہلے اونچی آواز سے قرآن سنانے والے وہی تھے۔ اس کے لیے انھیں بڑے سخت امتحان سے گزرنا پڑا لیکن ایمان کے آگے امتحان کی پروا کسے تھی۔ جب مقامِ ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر انھوں نے قریش کو سورۂ رحمٰن سنائی تو پہلے وہ ایک دوسرے سے پوچھتے رہے کہ یہ کیا پڑھ رہا ہے؟ کسی نے کہا یہ وہی ہے جو ان کے صاحب پر نازل ہوتی ہے! بس یہ سننا تھا کہ مشرکین ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کے منہ پر اتنا مارا کہ منہ سوج کر کپا ہو گیا اور خون پانی کی طرح بہنے لگا۔ جب اہلِ ایماں میں واپس پہنچے تو کسی نے ان سے کہا کہ ابن ام عبد! اسی لیے ہم تمھیں منع کرتے تھے۔ اسد الغابہ میں ہے جواب دیا: یہ تو کچھ بھی نہیں۔ تم لوگ کہو تو میں کل پھر انھیں اللہ کا کلام سنا کر آؤں! حالت یہ تھی کہ مار پڑنے کے ماوجود رکتے نہ تھے۔ برابر اللہ کا کلام سناتے جاتے تھے۔ جب سورۃ تمام ہوئی تب ہی رکے۔ مار پٹائی کی ذرہ بھر پروانہ کی۔ جب بھی ان دنوں کو یاد کرتے تو کہتے تھے کہ مشرکین مکہ اس دن سے زیادہ ان کی نظروں میں کبھی ذلیل نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا کہنا تھا کہ منافق نماز سے بھاگتا ہے ورنہ ہم نے کسی مسلمان کو نماز سے جی چراتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام میں بعض ایسے بوڑھے اور کمزور حضرات بھی تھے جو دو آدمیوں کے سہارے آتے اور جماعت میں کھڑے ہو جاتے تھے۔

بزرگوں کا ارشاد ہے کہ صبح اور عشاء کی نمازوں میں حاضری ایمان کی نمایاں نشانی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ بعض صراحتوں کے مطابق صبح کا دوگانہ فرض تمام رات نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔

اللہ کے رسولِ آخریں کا ارشاد ہے کہ رب العزت کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وقت پر نماز کا ادا کرنا ہے۔ ایک اور ارشادِ گرامی کا مطلب ہے کہ بندوں کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کی پوچھ ہوگی تارکِ نماز کا ایمان باقی نہیں رہتا اس لیے اس کی گواہی بھی قابل قبول نہیں۔

نماز ارکانِ ایمان کا سب سے بڑا، سب سے اہم اور سب سے زیادہ مفید رکن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ اسلامی مملکت کے کاموں میں سب سے اہم نظامِ صلوٰۃ ہے۔ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہ اپنے دین کو

محفوظ رکھتے ہیں۔ جو نماز کھو دیتے ہیں وہ نماز کی برکتوں ہی سے محروم نہیں رہتے بلکہ اور بھی سب کچھ کھو دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صاف کہتے تھے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

حکم ہے کہ چھے سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز کی طرف مائل کرو۔ جب وہ دس برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز نہ پڑھنے والے بچوں پر سختی کرنے اور انھیں مارنے کا حکم ہے۔ ساری بات گھر کے ماحول اور ماں باپ کی توجہ کی ہوتی ہے۔ ابن اثیر نے بنو عباس کے واقعات میں ہشام بن عبدالملک کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے شہزادوں پر کڑی نظر رکھتا تھا۔ خاص طور پر یہ دیکھتا تھاہ جمعہ کی نماز میں وہ مسجد میں حاضر ہوتے ہیں یا نہیں۔ ایک مرتبہ اس نے اپنے ایک بیٹے کو نماز سے غیر حاضر پایا۔ مسجد سے لوٹا تو سب سے پہلے اسے بلا کر پوچھا کہ جمعہ چھوڑنے کی وجہ؟ اس نے کہا وقت پر سواری نہیں پہنچی تھی۔ خلیفہ نے پوچھا کیا مسجد تک پیدل تک نہیں جا سکتے تھے؟ کچھ دیر خاموشی رہی تو حکم دیا کہ ایک سال تک اس کے لیے سواری بند۔ یہ نماز نہ پڑھنے کی ادنیٰ سزا ہے۔ غالباً یہ شہزادہ دس برس سے کم عمر کا تھا۔

بچوں کو نماز کا پابند بنانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح اپنے ماتحت کو نماز کا پابند بنانا حاکم کی ذمہ داری ہے جو اسے بھول جاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس جواب دہ ہیں۔ شوہر اور بیوی میں یہ ذمہ داری دونوں کی ہے کہ ایک دوسرے کو نماز کا پابند بنائیں نماز نہ پڑھنے والی عورت کو طلاق دے دینے کا حکم ہے چاہے اس کا شوہر مہر دینے سے عاجز ہو۔ لین دین اور کاروبار کی وجہ سے اگر کسی نے نماز ترک کر دی تو اس کا حشر رأس المنافقین عبداللہ بن ابی کے ساتھ ہوگا جس نے حکومت اور اقتدار کی کارروائیوں میں پھنس کر نماز چھوڑ دی وہ فرعون کا ساتھی بنایا جائے گا اور روپے پیسے کی افراط کی وجہ سے نماز کو بھول جانے والا قیامت میں قارون کے ساتھ اٹھے گا۔ (طوبیٰ، ص:۲۷۳،۲۷۵)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
25 مئی 2017ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نمازِ مغرب مجلسِ درسِ قرآن ہوتی ہے
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961